

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلو پیڈیا



الْعَطَايَا النَّبَوِيَّةُ فِي
الْمُتَاوَى الرَّضْوِيَّةِ

فتاویٰ رضویہ



جلد 5

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

تصنیف لطیف۔۔ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْعَطَايَا النُّبَوِيَّةُ

الْفَتْاوى الضَّوِيَّةُ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

www.alahadith.com

جلد پنجم

تحقیقات نادرہ پر مشتمل چودہویں صدی کا عظیم شان
فہمی انسائیکلو پیڈیا

امام احمد رضا بریلوی مدظلہ العالی

۸۱۳۳۰ — ۸۱۳۴۲
۱۹۲۱ — ۱۹۵۹

رضا فاؤنڈیشن • جامعہ نظامیہ رضویہ

انڈرون ٹوہاری دروازہ لاہور پاکستان (۵۳۰۰۰)

فون نمبر ۷۶۵۷۳۱۳

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)



کتاب	فتاویٰ رضویہ جلد پنجم
تصنیف	شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز
ترجمہ عربی عبارت	(۱) حضرت علامہ صاحبزادہ قاضی عبدالدائم دایم، بہری پور ہمسزادہ (۲) حضرت علامہ مفتی محمد خاں قادری، لاہور
پیش لفظ	حافظ محمد عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ، لاہور
تخریج و تصحیح	(۱) مولانا ندیم احمد سعیدی (۲) مولانا محمد طہر نزاری
باہتمام و سرپرستی	مولانا مفتی محمد عبدالقیوم نزاری ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان
ترتیب فرست	حافظ محمد عبدالستار سعیدی
کتابت	محمد شریف گل، کلاں (کوچہ انوالہ)
پروف ریڈنگ	مولانا سرور احمد حسن سعیدی
پیسٹنگ	مولانا محمد نسیم قادری شطاری
صفحات	۶۹۲
اشاعت	ربیع الاول ۱۴۱۴ھ / ستمبر ۱۹۹۳ء
مطبع	یوسف محمد نثر ۱۵۱۵ اندرون بھائی گیٹ لاہور
ناشر	رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
قیمت	روپے

ملنے کے پتے

- رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
۰۳۰۰/۹۳۱۵۳۰۰ ۷۶۶۵۷۷۲
- مکتبہ اہلسنت جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
- ضیاء العتقان پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
- شبیر پور، ۰۳۰ بی، اردو بازار، لاہور

واللہ تعالیٰ اعلم۔

تبلیغیہ بھرا اللہ تعالیٰ یہاں سے ان متکلمین طائفہ متکلمین کا جہل شنیع و زور خلیع بوضوح تمام طلشت از بام ہو گیا جو کلیات و مسائل مقاصد حسنہ و مجمع البہار و تذکرۃ الموضوعات و مختصر المقاصد وغیرہ سے احادیث تفصیل اہلین کی نفی صحت لعل کر کے بے دھڑک دعویٰ کر دیتے ہیں کہ اُن کے کلام سے بخوبی ثابت ہوا کہ جو احادیث انگوٹھے چڑھنے میں لائی جاتی ہیں سب موضوع ہیں اور یہ فعل ممنوع و غیر مشروع ہے، سبحان اللہ کہاں نفی صحت کہاں حکم وضع، کیا مزہ کی بات ہے کہ جہاں درجات متعدد ہوں وہاں سب میں اعلیٰ کی نفی سے سب میں ادنیٰ کا ثبوت ہو جائے گا، مثلاً زید کو کہیے کہ بادشاہ نہیں تو اُس کے معنی یہ پھٹیں کہ نان شبینہ کو محتاج ہے، یا متکلمین طائفہ کو کہئے کہ اولیا نہیں تو اس کا مطلب یہ قرار پائے کہ سب کافر ہیں و لکن الوہابیۃ قوم یجہلون۔

افادہ دوم (جہالت راوی سے حدیث پر کیا اثر پڑتا ہے) کسی حدیث کی سند میں راوی کا مجہول ہونا اگر اثر کرتا ہے تو صرف اس قدر کہ اُسے ضعیف کہا جائے نہ کہ باطل و موضوع بلکہ علما کو اس میں اختلاف ہے کہ جہالت قواعد صحت و مانع حجت بھی ہے یا نہیں تفصیل مقام یہ کہ (مجہول کی اقسام اور ان کے احکام) مجہول کی تین قسمیں ہیں، اول مستور جس کی عدالت ظاہری معلوم اور باطنی کی تحقیق نہیں اس قسم کے راوی صحیح مسلم شریف میں بکثرت ہیں۔ دوم مجہول العین، جس سے صرف ایک ہی شخص نے روایت کی ہو۔

وہذا علیٰ نزاع قیہ، فان من العلماء من نفی الجہالۃ بروایۃ واحد معتمد مطلقاً او اذا کان لا یروی الا عن عدل عندہ، کیسی بن سعید القطان و عبد الرحمن بن مہدی و الامام احمد فی مسندہ، و ہذا اقوال آخر۔

اس قسم میں نزاع ہے بعض محدثین نے مطلقاً صرف ایک ثقہ راوی کی وجہ سے جہالت کی نفی کی ہے یا اس شرط کے ساتھ نفی کی ہے کہ وہ اس سے روایت کرتا ہے جو اس کے ہاں عادل ہے مثلاً یحییٰ بن سعید بن القطان، عبد الرحمن بن مہدی اور امام احمد اپنی مسند میں اور یہاں دیگر اقوال بھی ہیں، (ت)

سوم مجہول الحال، جس کی عدالت ظاہری و باطنی کچھ ثابت نہیں و قد یطلق علی ما یشمل المستور (کبھی اس کا اطلاق ایسے معنی پر ہوتا ہے جو مستور کو شامل ہو جائے۔ ت)

قسم اول یعنی مستور تو مجہور حقیقین کے نزدیک مقبول ہے، یہی مذہب امام الائمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، فتح المنیث میں ہے، قبلہ ابو حنیفہ خلافاً للشافعی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے قبول

لہ فتح المنیث شرح الفیۃ الحدیث معرفۃ من تقبل روایتہ من ترد دار الامام الطبری بیروت ۵۲/۲

کرتے ہیں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں اختلاف رکھتے ہیں۔ (ت) امام نووی فرماتے ہیں یہی صحیح ہے ،
 قالہ فی شرح المہذب ، فکثرہ فی التدریب ،
 وکذلک مال الی اختصارہ الا امام ابو عمرو
 بن الصلاح فی مقدمتہ ، حیث قال فی
 المسئلة الشامسة من النسخ الثالث والعشرين
 ویشبہ ان یشیء العمل علی هذا الرأي فی کثیر
 من کتب الحدیث المشہورۃ فی غیر واحد من
 من الرواة الذین تقادہما العهد بہم و
 تعذر ت الخیرۃ الباطنۃ بہم۔

(ت)

اور دو قسم باقی کو بعض اکابر حجت جانتے جمہور مورث ضعف مانتے ہیں۔ امام زین الدین عراقی الفیہ میں فرماتے ہیں

واختلفوا هل یقبل المجهول
 مجهول عین من لہ مراد فقط
 مجهول حال باطن و ظاہر
 الثالث المجهول للعدالة
 حجیۃ بعض منہم
 وهو علی ثلثة مجعول
 و قد اکثر القسم الوسط
 وحکمہ الوردی الجاہر
 فی باطن فقط قد مرأى لہ
 ما قبلہ منہم سقیم فقط

(مجمول کے بارے میں علماء حدیث کا اختلاف ہے کہ آیا اسے قبول کیا جائے گا یا نہیں؟ اس کی تین
 اقسام ہیں ، مجهول العین جس کو صرف ایک شخص نے روایت کیا ہو اسے اکثر نے رد کر دیا ہے ۔ اور دوسری
 قسم وہ مجهول ہے جس کے راوی کی ظاہری اور باطنی عدالت دونوں ثابت نہ ہوں اسے جمہور نے رد کر دیا ہے تیسری
 قسم وہ مجهول ہے جس میں راوی کی صرف باطنی عدالت ثابت نہ ہو ، اسے بعض نے رد کیا ہے اور بعض نے
 قبول کیا ہے اور قبول کرنے والوں میں امام سلیم ہیں تو انہوں نے قطعی قبول کیا ہے ۔ (ت)

عہ ای لا ماہر سلیم بالقصیر ابن ایوب
 الرازی الشافعی فانہ قطع بقبولہ ۱۲ منہ
 مرضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ (عہ)
 اس سے مراد امام سلیم (قصیر) ابن ایوب
 رازی شافعی ہیں ان کے نزدیک ایسی روایت کو
 قطعاً قبول کیا جائیگا ۱۲ منہ مرضی اللہ تعالیٰ عنہ (ت)

راہ مقدمہ ابن الصلاح النسخ الثالث والعشرون
 من الفیہ فی اصول الحدیث مع فتح المغیث معرقۃ من تقبل روایتہ من ترو راہ الامام الطبری بیروت ۱۳/۲

اسی طرح تقریب النوادی و تدرب الراوی وغیرہا میں ہے بلکہ امام نووی نے مجہول العین کا قبول بھی بہت محققین کی طرف نسبت فرمایا مقدمہ منہاج میں فرماتے ہیں،

المجهول اقسام مجہول العدالة ظاہراً و باطناً، و مجہولہا باطناً مع وجود ظاہر او ہر المستور، و مجہول العین، ظاہراً و باطناً، و المجہور عن انہ لا یحتج بہ، و اما الاخران فاحتج بہما کثیرون من المحققین۔

مجہول کی کئی اقسام ہیں، ایک یہ کہ راوی کی عدالت ظاہر و باطن میں غیر ثابت ہو، دوسری قسم عدالت باطناً مجہول مگر ظاہراً معلوم ہو، ادریہ مستور ہے، اور تیسری قسم مجہول العین ہے، پہلی قسم کے بارے میں جہور کا اتفاق ہے کہ یہ قابل قبول نہیں اور دوسری دونوں اقسام سے اکثر محققین استدلال کرتے ہیں۔ (ت)

بلکہ امام اجل عارف باللہ سیدی ابرہام صاحب مکتب قدس سرہ الملکی اسی کو فقہائے کرام و اولیائے عظام قدس سرہ اسرارہم کا مذہب قرار دیتے ہیں، کتاب مستطاب علیل القدر عظیم الفخر قوت القلوب فی معاطل الجہورب کی فصل ۳ میں فرماتے ہیں،

بعض ما یضعف بہ رواۃ الحدیث و تعلل بہ احادیثہم، لایکون تعنیہ و لا جرح عند الفقہاء ولا عند العلما، بالذات تعالیٰ مثل ان یکون الراوی مجہولاً، لایشامرہ المضمول وقد ندب الیہ، و نفیۃ الاتباع لہ اذ لہ یقم لہم الاثر عندہ۔

یعنی بعض وہ باتیں جن کے سبب راویوں کو ضعیف اور ان کی حدیثوں کو غیر صحیح کہہ دیا جاتا ہے، فقہاء و علماء کے نزدیک باعث ضعف و جرح نہیں ہوتیں، جیسے راوی کا مجہول ہونا اس لیے کہ اس نے گناہی پسند کی کہ خود شرع مطہر نے اس کا ترغیب فرمائی یا اس کے شاگرد کم بختوں نے لوگوں کو اس سے روایت کا اتفاق نہ ہوا۔

بہر حال نزاع اس میں ہے کہ جہالت سرے سے وجود ملین سے بھی ہے یا نہیں، یہ کوئی نہیں کہتا کہ جس حدیث کا راوی مجہول ہو خواہی خواہی باطل و مجہول ہو، بعض متشددین نے اگر دعوے سے قاصر دلیل ذکر بھی کی علماء نے فوراً رد و ابطال فرمایا کہ جہالت کو وضع سے کیا علاقہ، مولانا علی قاری رسالہ فضائل نصف شعبان فرماتے ہیں،

لہ مقدمہ للامام النووی من شرح صحیح مسلم مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۱۷
سکھ قوت القلوب فصل الحادی والثلاثون باب تفصیل الاخبار مطبوعہ دار صادر بیروت ۱۴۴/۱

جہالت بعض الرواۃ لا تقصقنی کون الحدیث
موضوعاً وکذا انکاره الا لفاظاً، فیستغنی ان
یحکم علیہ بانہ ضعیف، ثم یعمل
بالضعیف فی فضائل الاعمال

یعنی بعض راویوں کا بھول یا الفاظ کا بے قاعدہ ہونا
یہ نہیں چاہتا کہ حدیث موضوع ہو، ہاں ضعیف کو، پھر
فضائل اعمال میں ضعیف پر عمل کیا جاتا ہے۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں امام ابن حجر مکی سے نقل فرمایا، فیہ سواد مجهول، ولا یضرب لاند من احادیث
الفضائل (اس میں ایک راوی بھول ہے اور کچھ نقصان نہیں کریں حدیث تو فضائل کی ہے)
موضوعات کبیر میں استاذ الحدیث امام زین الدین عراقی سے نقل فرمایا، انہ لیس بموضوع وفي مسندہ
مجهول (یہ موضوعات نہیں اس کی سند میں ایک راوی بھول ہے)

امام بدرالدین زکشی پھر امام محقق جلال الدین سیوطی لاکے موضوع میں فرماتے ہیں،
لو ثبتت جہالتہ لہیذا لہذا یشکون الحدیث موضوعاً
والحدیث فی اسنادہ من یتھم بالموضوع
یعنی راوی کی جہالت ثابت بھی ہو تو حدیث کا موضوع
ہونا لازم نہیں جب تک اس کی سند میں کوئی راوی
وضوح حدیث سے متہم نہ ہو۔

علہ ذکرہ فی باب فضل الاذان و اجابہ
المؤذن آخر الفصل الثانی ۱۲ منہ (د)

علہ یزید حدیث عالم قریش یملؤ الاصر
علما ۱۲ منہ (د)

علہ قالہ فی حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما فی صلاة التسبیح کن احمد ابو الفرج
بجہالتہ موسیٰ بن عبد العزیز ۱۲ منہ (د)

تفصیل اذان اور جواب اذان کے باب کی فصل ثانی کے آخر
میں اس کو ذکر کیا ہے ۱۲ منہ (د)

حدیث قریش کا ایک عالم زمین کو علم کی دولت سے بھرے گا
کے تحت اس کو ذکر کیا ہے ۱۲ منہ (د)

صلوۃ التسبیح کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباس
کی حدیث میں اس کو ذکر کیا ہے لیکن ابو الفرج نے
موسیٰ بن عبد العزیز کی جہالت کی بنا پر اس کو چھوڑ دیا ہے۔

سہ رسالہ فضائل نصف شعبان
سہ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ باب الاذان فصل ثانی مطبوعہ مکتبۃ امدادیہ لبنان ۱۶۱/۲

سہ الاسرار المرفوعة فی اخبار الموضوعة حدیث ۶۰۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ص ۵۷

سہ لآلی مصنوعہ صلوۃ التسبیح * التجاریۃ انگریزی مصر ۲۴/۲

یہی دونوں امام تخریج احادیث رافضی و لائل میں فرماتے ہیں،

لا يلزم من الجهل بحال الراوى ان يكون كاذباً
المحدث موضوعاً
راوى کے مجہول الحال ہونے سے حدیث کا موضوع ہونا
لازم نہیں آتا۔

امام ابو الفرج ابن الجوزی نے اپنی کتاب موضوعات میں حدیث من قرض بیت شعر بعد العشاء
الآخرة لم تقبل له صلاة تلك الليلة (جس نے آخری عشاء کے بعد کوئی شعر کہا اس کی اس رات
کی نماز قبول نہ ہوگی۔) کی یہ علت بیان کی کہ اس میں ایک راوی مجہول اور دوسرا مضطرب کثیر الخطا ہے، اس
پر شیخ الحافظ امام ابن حجر عسقلانی نے القول المسد فی الذب عن مسند احمد پیرامام سیوطی نے لاکھ تحقیقات میں فرمایا،
لیس فی شئی مما ذكره ابو الفرج ما يقتضى الموضوع
یعلتین جو ابو الفرج نے ذکر کیں ان میں ایک بھی موضوعیت
کی مقتضی نہیں۔

امام ابن حجر کی صراحۃً محرقہ میں حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی تزویج غاطمة من علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
عنہما کی نسبت فرماتے ہیں،

كونه كذا فيه نظر، وانما هو غريب في مسنده
مجهول
اس کا کذب ہونا مسلم نہیں، ہاں غریب ہے اور راوی
www.alukah.net
علامہ زرقاتی شرح مواہب میں فرماتے ہیں،

عنه قاله في حديث وجد تارك الحج فليمت
انشاريه موديا ان نصرا نيا ۱۲ مترضی اللہ تعالیٰ عنہ

عنه باب وفاة احمد وما يتعلق بابويه صلى الله
تعالى عليه وسلم ۱۲ عنہ
ایسا بندہ جو حج کو ترک کرنے والا ہو اگر وہ چاہے تو
یہودی یا نصرانی مر جائے ۱۲ مترضی اللہ تعالیٰ عنہ
عنه (ت)
باب وفاة احمد وما يتعلق بابويه صلى الله
تعالى عليه وسلم ۱۲ عنہ
باب وفات احمد و ما متعلق بابویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میں اس کو ذکر کیا ہے ۱۲ متر (ت)

۱۱۸/۲	مطبوعة التجارية الكبرى مصر	هجرة التبيين	لہ لائی مصنفہ
۲۶۱/۱	مطبوعة الفكر بيروت	في حديث انشاء الشعر بعد العشاء	لہ کتاب الموضوعات
ص ۳۶	مطبوعة دائرة المعارف العثمانية حیدرآباد دکن ہند	الحديث الثاني	لہ القول المسد
ص ۱۲۳	مكتبة مجدية بلدان	الباب الحادي عشر	لہ الصراحت المحرقہ

قال السهيلي في اسناده مجهول وهو ضعيف
ضعف فقط، وقال ابن كثير مشكوك جدا وسنده
مجهول وهو ايضا ضعيف في انده ضعيف فقط،
فالمنكر من قسم الضعيف، ولذا قال السيوطي
بدلاً ما اورده قول ابن عساكر منكر "هذا حجة
لما قلته من انه ضعيف، لا موضوع، لان المنكر
من قسم الضعيف، وبينه وبين الموضوع خسر
معروف في الفن، فالمنكر ما انفرد به الراوي
الضعيف مخالفاً لروايته الثقات فان انتفعت
كان ضعيفاً فقط وهي مرتبة فوق المنكر المبلغ
حالاً منه اهـ ملخصاً

اگر قسمی ہو جائے تو صرف ضعیف ہوگی اور اس کا مرتبہ منکر سے اعلیٰ ہے اور اس سے حال کے لحاظ سے بہتر سے اعلیٰ ملخصاً
خلاصہ یہ کہ سند میں متعدد مجہولوں کا ہونا حدیث میں صرف ضعیف کا مورد ہے اور صرف ضعیف کا مرتبہ حدیث
منکر سے احسن و اعلیٰ ہے جسے ضعیف راوی نے ثقہ راویوں کے خلاف روایت کیا ہو، پھر وہ بھی موضوع نہیں تو فقط
ضعیف کو موضوعیت سے کیا علاقہ، امام حلیل جلال الدین سیوطی نے ان مطالب کی تصریح فرمائی واللہ تعالیٰ اعلم۔
اقادہ سوم حدیث منقطع کا حکم، اسی طرح سند کا منقطع ہونا مستلزم قطع نہیں، ہمارے ائمہ کرام اور
جوور علماء کے نزدیک تراجم سے صحت و حجیت ہی میں کچھ دخل نہیں آتا، امام محقق کمال الدین محمد بن ابیہام فی القدر
میں فرماتے ہیں،

ضعف بالانقطاع وهو عندنا كالامرئال بعد
محله یعنی حدیث احیاء الامیین الکرمین حتی احنا
به علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ (۱۵)
عکس قولہ کا لازم ای علی تفسیر وهو عندنا علی آخر
دھر هو علی اطلاق ۱۲ منہ (۱۵)

اسے انقطاع کی بنا پر ضعیف قرار دیا ہے جو کہ نقصان نہیں
یعنی وہ حدیث جس میں ہے حضور کے اولین کریمن زندہ ہو کر
آپ کی ذات پر ایمان لائے یہ اس حدیث کے تحت مذکور ہے ۱۲ منہ
قولہ کا لازم ای علی تفسیر پر اور وہ یہ ہے کہ سند کے آخر
سے راوی ساقط ہو اور وہ ارسال انقطاع علی اطلاق ہے ۱۲ منہ

سہ شرح الزرقانی علی الراہب باب وفات امروا یعلق بابیہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطبوعہ مطبعہ عامرہ مصر ۱۹۶/۱

مدالة الرواة وثقتهم لا يضره

کیونکہ راویوں کے عادل وثقہ ہونے کے بعد منقطع ہمارے
نزدیک مرسل کی طرح ہی ہے۔ (ت)

امام ابن امیر الحاج علیہ السلام فرماتے ہیں :

لا يضر ذلك فان المنقطع كالمرسل في قبوله
من الثقات

یہ بات نقصان نہیں دیتی کیونکہ منقطع قبولیت میں مرسل
کی طرح ہے جبکہ ثقہ سے مروی ہو۔ (ت)

مولانا علی قاری مرقاة میں فرماتے ہیں :

قال ابو داود هذا مرسل اي نوع مرسل وهو
المنقطع لكن المرسل حجة عندنا وعند
الجمهور

ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ مرسل یعنی مرسل کی قسم منقطع ہے
لیکن مرسل ہمارے اور مجتہدوں کے نزدیک حجت
ہے۔ (ت)

اور جو اُسے قاصر جانتے ہیں وہ بھی صرف مورث ضعف مانتے ہیں نہ کہ مستلزم موضوعیت، مرقاة شریعت
میں امام ابن حجر کی سے منقول :

لا يضر ذلك في الاستدلال به ههنا لان المنقطع

یعنی یہ امر یہاں کچھ استدلال کو مضر نہیں کہ منقطع پر فضائل

عليه اول صفة للصلاة في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم
ثنا ذلك في الثناء ۱۲ من (هـ)

الصلوة كدائبا في جها ثناء میں وجل ثناء کے
الفاظ کے اضافہ میں کلام ہے وہاں اس کا ذکر ہے ۱۲ من (ت)

عليه تحت حديث امر المؤمنين رضي الله تعالى
عنها كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
يقبل بعض امر واجه ثم يصلي ولا يتوضوء
۱۲ من رضي الله تعالى عنه (هـ)

اس کا ذکر ام المؤمنین کی اس حدیث کے تحت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بعض ازواج مطہرات سے
قبول فرماتے تو وضو کے بغیر کوئی نماز پڑھ لیتے تھے۔
۱۲ من رضي الله تعالى عنه (ت)

عليه تحت حديث اذا ركع احدكم فقال في ركوعه
سبحان ربّي العظيم ثلاث مرات فقد تم ركوعه قال
الترمذي ليس استاده بمتصل فقال ابن حجر
هو لا يضر ذلك ۱۲ من رضي الله تعالى عنه (هـ)

اس حدیث کے تحت اس کا ذکر ہے کہ جب تم میں سے
کوئی رکوع کرے تو وہ رکوع میں تین دفعہ سبحان اللہ
العظیم پڑھے اس طرح اس کا رکوع مکمل ہو جائیگا۔ ترمذی نے کہا
اسکی سند متصل نہیں تھا فظ ابن حجر نے کہا یہ نقصان نہیں ۱۲ من (ت)

سنة فتح القدير كتاب الطهارة مطبوعه نوريه رضوى سكر ۱۹/۱

سنة حلية النحل سنة مرقات شرح مشکوة الفصل الثاني من باب يوجب الوضوء مطبوعه مکتبه اداویر ملتان ۳۴۳/۱

يعمل به في الفضائل اجماعاً

میں تو بالا جماع عمل کیا جاتا ہے۔

افادہ چہارم (حدیث مضطرب بلکہ منکر بلکہ درج بھی موضوع نہیں) الفاظ تو ایک امر سہل ہے جسے صرف بعض نے طعن جانا، علماء فرماتے ہیں: حدیث کا مضطرب بلکہ منکر ہونا بھی موضوعیت سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا، یہاں تک کہ دوبارہ فضائل مقبول رہے گی۔ بلکہ فرمایا کہ درج بھی موضوع سے جدا قسم ہے، حالانکہ اُس میں تو کلام غیر کا خلط ہوتا ہے۔ تعقیبات میں ہے:

المضطرب من قسم الضعیف لا الموضوع
اُسی میں ہے:

المنکرون آخر غیر الموضوع وهو من قسم الضعیف
اُسی میں ہے:

صرح ابن عدی بان الحدیث منکر فلیس بموضوع
اُسی میں ہے:

المنکرون من قسم الضعیف وهو محتمل فی الفضائل
قابل استدلال ہے۔ (ت)

عنه ذكره في آخر باب الجنائز ۱۲ من (م)
عنه اول باب الاطعمة ۱۲ من (م)
عنه اول باب البعث ۱۲ من (م)
تحقيقه قاله في اواخر الكتاب تحت حديث فضل قنز الدين ۱۲ من رضى الله تعالى عنه (م)

۳۱۵/۴	مطبوعہ مکتبہ امدادیہ طہان	الفصل الثانی من باب الزکوة	شرح مرقات شرح مشکوٰۃ
۶۲-۵	مکتبہ اثریہ ساکنہ بل شیخوپورہ	باب الجنائز	التعقیبات علی الموضوعات
۳۰-۵	"	باب الاطعمة	"
۵۱-۵	"	باب البعث	"
۶۲-۵	"	باب الجنائز	"